

تصویر اور فوٹو میں فرق اور ان کا مشرکانہ استعمال

(تقریر نمبر 5)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم حضرت سلیمان کے ضمن میں فرماتا ہے:

يَعْلَمُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِنْ مَحَارِبٍ وَتَمَاثِيلٍ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُورٍ رَاسِيَاتٍ اعْمَلُوا آلَ دَاوُدَ سُكْرًا وَقَلِيلًا مِّنْ عِبَادِيَ الشَّاكِرِينَ (سبا: 14)

وہ اس کے لئے جو وہ چاہتا تھا بناتے تھے (یعنی) بڑے بڑے قلعے اور محسے اور تالابوں کی طرح بڑے بڑے لگن اور ایک ہی جگہ پڑی رہنے والی (بھاری) دیگیں۔ اے آل داود! (اللہ کا) شکر بجالاتے ہوئے (شکر کے شایان شان) کام کرو۔ اور تھوڑے ہیں میرے بندوں میں سے جو (درحقیقت) شکر ادا کرنے والے ہیں۔

لوگ کہتے ہیں کہ نالائق نہیں ہوتا قبول
میں تو نالائق بھی ہو کر پا گیا درگہ میں بار
اس قدر مجھ پر ہونیں تیری عنایات و کرم
جن کا مشکل ہے کہ تا روز قیامت ہو شمار

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ خطبہ جمعہ مؤرخہ 10/ اپریل 2026ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر بنوانے کے حوالے سے تفصیل سے وضاحت فرمائی اور برابین احمدیہ جلد پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 365-367 پر درج آپ علیہ السلام کے ایک ارشاد کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ حضور فرماتے ہیں کہ ”میں اس بات کا سخت مخالف ہوں کہ کوئی میری تصویر کھینچے۔“ تصویر کے بارے میں بھی یہاں وضاحت ہو جاتی ہے۔ بہت سارے لوگ غلط طریقے سے اپنی تصویریں بھی، مسیح موعود علیہ السلام کی بھی، اپنے عزیزوں رشتہ داروں کی بھی رکھتے ہیں اس لئے میں یہ بیان کر رہا ہوں۔ فرماتے ہیں کہ ”میں اس بات کا سخت مخالف ہوں کہ کوئی میری تصویر کھینچے اور اس کو بت پرستوں کی طرح اپنے پاس رکھے یا شائع کرے۔ میں نے ہرگز ایسا حکم نہیں دیا کہ کوئی ایسا کرے اور مجھ سے زیادہ بت پرستی اور تصویر پرستی کا کوئی دشمن نہیں ہو گا لیکن میں نے دیکھا ہے کہ آج کل یورپ کے لوگ جس شخص کی تالیف کو دیکھنا چاہیں اول خواہشمند ہوتے ہیں جو اس کی تصویر دیکھیں کیونکہ یورپ کے ملک میں فراست کے علم کو بہت ترقی ہے اور اکثر ان کی محض تصویر کو دیکھ کر شناخت کر سکتے ہیں ”کہ ایسا مدعی صادق ہے یا کاذب اور وہ لوگ باعث ہزار ہا کوس کے فاصلہ کے مجھ تک پہنچ نہیں سکتے اور نہ میرا چہرہ دیکھ سکتے ہیں لہذا اس ملک کے اہل فراست بذریعہ تصویر میرے اندرونی حالات میں غور کرتے ہیں۔ کئی ایسے لوگ ہیں جو انہوں نے یورپ یا امریکہ سے میری طرف چٹھیاں لکھی ہیں۔“ خط لکھے ہیں ”اور اپنی چٹھیوں میں تحریر کیا ہے کہ ہم نے آپ کی تصویر کو غور سے دیکھا اور علم فراست کے ذریعہ سے ہمیں ماننا پڑا کہ جس کی یہ تصویر ہے وہ کاذب نہیں ہے۔“ جھوٹا نہیں ہو سکتا ”اور ایک امریکہ کی عورت نے میری تصویر کو دیکھ کر کہا۔“ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو لکھا یہ تصویر دیکھ کر ”کہ یہ یسوع یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی تصویر ہے۔ پس اس غرض سے اور اس حد تک میں نے اس طریق کے جاری ہونے میں مصیبتاً خاموشی اختیار کی۔“ اس لئے میں نے تصویر کھینچنے کی اجازت دی ہے ورنہ اگر شرک پھیلے تو قطعاً منع ہے۔ فرمایا۔ ”وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ۔“ اور اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے ”اور میرا مذہب یہ نہیں ہے کہ تصویر کی حرمت قطعی ہے۔“ میں یہ بھی نہیں کہتا کہ تصویر کھینچنا کوئی حرام ہے۔ ”قرآن شریف سے ثابت ہے کہ فرقہ جن حضرت سلیمان کے لئے تصویریں بناتے تھے اور بنی اسرائیل کے پاس مدت تک انبیاء کی تصویریں رہیں۔“ بنی اسرائیل کے پاس تو تصویریں ہوتی تھیں انبیاء کی۔ ”جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی تصویر تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہؓ کی تصویر ایک پارچہ ریشمی پر جبرائیل علیہ السلام نے دکھائی تھی اور پانی میں بعض پتھروں پر جانوروں کی تصویریں قدرتی طور پر چھپ

جاتی ہیں۔“ جہاں زلزلے آتے ہیں وہاں پہاڑوں پہ جہاں جانور دب جاتے ہیں ان کی تصویریں نقش ہو جاتی ہیں ” اور یہ آلہ جس کے ذریعہ سے اب تصویر لی جاتی ہے۔“ یعنی کیمرا ” آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ایجاد نہیں ہوا تھا اور یہ نہایت ضروری آلہ ہے جس کے ذریعہ سے بعض امراض کی تشخیص ہو سکتی ہے۔“ پس صرف تصویروں والی بات نہیں ہے بلکہ آپؐ نے فرمایا کہ اس سے امراض کی تشخیص بھی ہو سکتی ہے اب تو یہ نظام اور بھی آگے بڑھ گیا ہے۔ اس زمانے میں تو ایکس رے کا تھا۔ فرمایا ” ایک اور آلہ تصویر کا نکلا ہے۔ جس کے ذریعہ سے انسان کی تمام ہڈیوں کی تصویر کھینچی جاتی ہے۔“ ایکسرے کے ذریعہ سے ”اور وجع المفاصل و نقرس وغیرہ امراض کی تشخیص کے لئے اس آلہ کے ذریعہ سے تصویر کھینچتے ہیں اور مرض کی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔“ اب تو سکینگ ایم آر آئی وغیرہ اور بہت ساری چیزیں ہونے لگ گئی ہیں۔ تو ان آلوں کا جس حد تک اس زمانے میں استعمال تھا اس کی آپؐ نے وضاحت فرمائی ہے کہ یہ تو بڑا مفید آلہ ہے اس لئے یہ کہنا کہ بالکل اس کے سامنے ہی نہ جاوے یہ بھی غلط ہے۔ مقصد نیک ہونا چاہئے۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ۔ جب صحیح ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ شرک نہیں ہونا چاہئے۔ فرمایا ”ایسا ہی فوٹو کے ذریعہ سے بہت سے علمی فوائد ظہور میں آئے ہیں۔“ تصویر جو عام فوٹو ہے اس کے ذریعہ بھی آئے ہیں ”چنانچہ بعض انگریزوں نے فوٹو کے ذریعہ سے دنیا کے کل جانداروں یہاں تک کہ طرح طرح کی ٹڈیوں کی تصویریں اور ہر ایک قسم کے پرند اور چرند کی تصویریں اپنی کتابوں میں چھاپ دی ہیں۔“ اور آجکل تو مختلف چینل بھی چل رہے ہیں مثلاً جیسے National Geographic ہے یا اور ہیں۔ یہ تو بڑی تفصیل سے جانوروں کی تصویریں کھینچنے کے کی تفصیلات بھی دیتے ہیں۔ بہر حال آپؐ فرماتے ہیں ”جس سے علمی ترقی ہوئی ہے۔ پس کیا گمان ہو سکتا ہے کہ وہ خدا جو علم کی ترغیب دیتا ہے وہ ایسے آلہ کا استعمال کرنا حرام قرار دے جس کے ذریعہ سے بڑے بڑے مشکل امراض کی تشخیص ہوتی ہے اور اہل فراست کے لئے ہدایت پانے کا ایک ذریعہ ہو جاتا ہے۔ یہ تمام جہالتیں ہیں جو پھیل گئی ہیں۔“ فوٹو کو کہنا کہ حرام ہے، منع ہے یہ بھی غلط ہے۔ ہاں! نیت نیک ہو۔ فرمایا۔ ”ہمارے ملک کے مولوی چہرہ شاہی سکہ کے روپیہ اور دوئیاں اور چوٹیاں اور اٹھنیاں اپنی جیبوں میں اور گھروں میں سے کیوں باہر نہیں پھینکتے۔“ اگر یہ مولوی جو اتنے شدت پسند ہیں تو یہ جو ہمارے جو coins ہیں، سکہ ہیں، روپے ہیں، نوٹ ہیں ان کے اوپر بادشاہوں کی تصویریں چھپی ہوتی ہیں، وہ کیوں نہیں گھروں سے باہر پھینک دیتے۔ کیوں اپنی جیبوں میں لئے پھرتے ہیں۔ ”کیا ان سکوں پر تصویریں نہیں۔ افسوس کہ یہ لوگ ناحق خلاف معقول باتیں کر کے مخالفوں کو اسلام پر ہنسی کا موقع دیتے ہیں۔ اسلام نے تمام لغو کام اور ایسے کام جو شرک کے مؤید ہیں حرام کئے ہیں نہ ایسے کام جو انسانی علم کو ترقی دیتے اور امراض کی شناخت کا ذریعہ ٹھہرتے اور اہل فراست کو ہدایت سے قریب کر دیتے ہیں۔ لیکن باایں ہمہ میں ہرگز پسند نہیں کرتا کہ میری جماعت کے لوگ بغیر ایسی ضرورت کے جو کہ مضطر کرتی ہے وہ میری فوٹو کو عام طور پر شائع کرنا اپنا کسب اور پیشہ بنالیں۔“ نیک مقصد ہو تو ٹھیک ہے۔ کمانے کا ذریعہ نہ بنالوان کو تصویروں کو۔ ”کیونکہ اسی طرح رفتہ رفتہ بدعات پیدا ہو جاتی ہیں اور شرک تک پہنچتی ہیں۔ اس لئے میں اپنی جماعت کو اس جگہ بھی نصیحت کرتا ہوں کہ جہاں تک ان کے لئے ممکن ہو ایسے کاموں سے دستکش رہیں۔ بعض صاحبوں کے میں نے کارڈ دیکھے ہیں اور ان کی پشت کے کنارہ پر اپنی تصویر دیکھی ہے۔ میں ایسی اشاعت کا سخت مخالف ہوں اور میں نہیں چاہتا کہ کوئی شخص ہماری جماعت میں سے ایسے کام کا مرتکب ہو۔ ایک صحیح اور مفید غرض کے لئے کام کرنا اور امر ہے اور ہندوؤں کی طرح جو اپنے بزرگوں کی تصویریں جا بجا درو دیوار پر نصب کرتے ہیں یہ اور بات ہے اور ہمیشہ دیکھا گیا ہے کہ ایسے لغو کام منجر بشرک ہو جاتے ہیں۔“ یعنی شرک کی طرف لے جانے والے ہوتے ہیں ”اور بڑی بڑی خرابیاں ان سے پیدا ہوتی ہیں جیسا کہ ہندوؤں اور نصاریٰ میں پیدا ہو گئیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ جو شخص میرے نصح کو عظمت اور عزت کی نظر سے دیکھتا ہے اور میرا سچا پیرو ہے وہ اس حکم کے بعد ایسے کاموں سے دستکش رہے گا ورنہ وہ میری ہدیتوں کے برخلاف اپنے تئیں چلاتا ہے اور شریعت کی راہ میں گستاخی سے قدم رکھتا ہے۔“

(براہین احمدیہ جلد پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 365-367)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ تسلسل میں فرماتے ہیں۔

”پس بڑے غور سے ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ ہمارا تصویر لگانے کا مقصد کیا ہے۔ کسی بھی طرح یہ مقصد شرک کی طرف لے جانے والا نہ ہو۔ تصویروں کو سلام کرنا، ان کے آگے جھکنا یہ سب مشرکانہ خیالات ہیں۔ اب ہندوؤں میں یہی ہوتا ہے نا۔ بعض لوگ پُرانی تصویریں لگاتے ہیں فوت شدوں کی اور ساتھ ان کے اوپر ہارٹانگ دیتے ہیں۔ یہاں بھی، ہمارے اندر بھی یہاں بھی، ہمارے اندر بھی بعض دفعہ بعض جگہوں پہ رواج ہو گیا ہے کہ جو گروپ فوٹو فیملی کا کھینچ رہے ہوتے ہیں تو بعض اپنے فوت شدہ عزیزوں کی تصویریں بنا کر اپنے ساتھ ایک بڑی سی فریم لگا کے رکھ لیتے ہیں کہ یہ ہمارے بزرگ جو فوت ہو گئے وہ ان کی تصویر ہے اور وہ بھی ہمارے ساتھ شامل ہو گئے ہیں۔ تو یہ سب شرک ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ یہ غلط باتیں ہیں، یہ بدعات ہیں اور ان سے بچنا چاہئے۔ بعض رپورٹیں مجھے ملتی ہیں کہ بعض لوگ شادیوں کی تصویروں

میں بھی اس طرح کھنچو لیتے ہیں۔ صرف نیک مقصد کے لئے یا اپنی یادگار کے طور پر اپنے الموموں میں رکھنے کے لئے تصویریں اگر کھینچتے ہیں تو یہ تو جائز ہے لیکن اس کو ایک بدعت بنا لینا اور صرف لگا کے پھر اس پہ دیکھنا اور صبح اٹھ کے سلام کرنا یہ چیزیں غلط ہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

حضرت صوفی غلام محمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ ”امریکہ ولایت کے بعض لوگوں نے خواہش کی تھی کہ ہم مدعی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر دیکھنا چاہتے ہیں اس لئے حضورؐ کا فوٹو لیا گیا تھا۔ یہاں عبدالحی نام ایک عرب رہتے تھے انہوں نے بہت سے کارڈ چھپوائے اور اس پر حضور کی شبیہ تھی اس پہ تصویر شائع کر دی۔ جب حضور کو یہ معلوم ہوا۔“ کہ کارڈوں پر شائع ہوئی ہے، پوسٹ کارڈوں پر تو حضورؐ بہت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ ہم نے ایک دینی ضرورت کے لئے اپنی تصویر یا فوٹو کھنچوایا تھا ہم اس کو بہت ہی ناپسند کرتے ہیں کہ ہماری تصویر کو ذریعہ معاش بنایا جائے جو منجر بشرک۔“ یعنی شرک کی طرف لے جانے والا ”ہو سکتی ہے۔ چنانچہ وہ کارڈ تلف کر دیے گئے۔“ (روایات اصحاب احمد جلد 3 صفحہ 408)

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی بیان کرتے ہیں کہ ”جب میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی اور میں نے حضور اقدسؐ کی خدمت میں یہ لکھا کہ میں اس قسم کے وظائف کیا کرتا ہوں اور یہ بھی عرض کیا کہ جب سے میں بیعت کر کے آیا ہوں اس طرف سے پیر جن کے مریدان کے کہنے سے ان کا تصور پکاتے ہیں میں اس خیال سے کہ جب ادنیٰ پیروں کا ان کے مرید تصور پکاتے ہیں تو میرے پیشوا اور مرشد جو خدا کے مسیح موعود اور امام مہدی ہیں میں ان کا تصور کیوں نہ پکاؤں۔“

یعنی تصور میں تصویر اپنے دل میں بٹھالوں اور پھر ہر روز اس تصویر کو لے کے اپنے ہر مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کروں تو ”آپ کا تصور جو ان سب پیروں کے تصور سے زیادہ بابرکت اور مفید اور مناسب ہو گا۔“ آپ نے فرمایا آپ تو مسیح موعود ہیں تو باقی پیر فقیر تو پتہ نہیں جائز ہیں بھی کہ نہیں۔ ان کے تصور کو لوگ لئے پھرتے ہیں تو میں کیوں نہ آپ کا تصور ہر وقت دل میں لئے پھروں۔ جب حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں میں نے یہ خط لکھا۔“ راجیکی صاحب کہتے ہیں ”تو حضرت مولوی عبدالمکریم صاحب کے ہاتھ کا لکھا ہوا خط حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے موصول ہوا جس میں یہ لکھا ہوا تھا کہ ”تصور مخلوق سے بجز شرک کے اور کوئی نتیجہ نہیں۔“ یہ تصور جو تم کرتے ہو اس سے سوائے شرک کے اور کچھ نہیں پیدا ہو گا۔“ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے اللہ کا اسم ہی کافی ہے اور درود شریف وہ پڑھنا چاہئے جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی مہر ہے۔“ اس والا نامہ کے موصول ہونے کے بعد میں نے اسی دم تصور کو بھی ترک کر دیا اور سابقہ سلسلہ وظائف بھی یک دم موقوف کر دیے۔“ (روایات اصحاب احمد جلد 4 صفحہ 329-330)

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 اپریل 2026ء)

سامعین! مخالفین احمدیت یہ اعتراض کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے فوٹو کھنچوائی۔ حالانکہ حدیث میں لکھا ہے۔ ”كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ“ یعنی ہر تصویر بنانے والا آگ میں جائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود اس کا جواب دی ہے جو برابن احمد یہ جلد پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 365-367 پر دیکھا جاسکتا ہے۔ اسی ارشاد کو حضورؐ آنور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے الفاظ میں وضاحت کے مؤرخہ 10 اپریل 2026ء کے خطبہ جمعہ میں بیان فرمایا جس کو ہم اوپر سن آئے ہیں۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر من و عن پڑھ دیتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

”میں اس بات کا سخت مخالف ہوں کہ کوئی میری تصویر کھینچے اور اس کو بت پرستوں کی طرح اپنے پاس رکھے یا شائع کرے۔ میں نے ہرگز ایسا حکم نہیں دیا کہ کوئی ایسا کرے اور مجھ سے زیادہ بت پرستی اور تصویر پرستی کا کوئی دشمن نہیں ہو گا۔ لیکن میں نے دیکھا ہے کہ آج کل یورپ کے لوگ جس شخص کی تالیف کو دیکھنا چاہیں اول خواہشمند ہوتے ہیں جو اس کی تصویر دیکھیں کیونکہ یورپ کے ملک میں فراست کے علم کو بہت ترقی ہے۔ اور اکثر ان کی محض تصویر کو دیکھ کر شناخت کر سکتے ہیں کہ ایسا مدعی صادق ہے یا کاذب۔ اور وہ لوگ باعث ہزار ہا کوس کے فاصلہ کے مجھ تک پہنچ نہیں سکتے اور نہ میرا چہرہ دیکھ سکتے ہیں لہذا اس ملک کے اہل فراست بذریعہ تصویر میرے اندرونی حالات میں غور کرتے ہیں۔ کئی ایسے لوگ ہیں جو انہوں نے یورپ یا امریکہ سے میری طرف چٹھیاں لکھی ہیں اور اپنی چٹھیوں میں تحریر کیا ہے کہ ہم نے آپ کی تصویر کو غور سے دیکھا اور علم فراست کے ذریعہ سے ہمیں ماننا پڑا کہ جس کی یہ تصویر ہے وہ کاذب نہیں ہے اور ایک امریکہ کی عورت نے میری تصویر کو دیکھ کر کہا کہ یہ یسوع یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی تصویر ہے۔ پس اس غرض سے اور اس حد تک میں نے اس طریق کے جاری ہونے میں مصلحتاً خاموشی اختیار کی۔ وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ اور میرا مذہب یہ نہیں ہے کہ تصویر کی حرمت قطعی ہے۔ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ فرقہ جن حضرت سلیمان کے لئے تصویریں بناتے تھے اور بنی اسرائیل کے پاس مدت تک انبیاء کی تصویریں رہیں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی تصویر تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہ کی تصویر ایک پارچہ ریشمی پر جبرائیل علیہ السلام نے دکھائی تھی۔ اور پانی میں بعض پتھروں پر جانوروں کی تصویریں قدرتی طور پر چھپ جاتی ہیں۔ اور یہ آلہ جس کے ذریعہ سے اب

تصویری جاتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ایجاد نہیں ہوا تھا اور یہ نہایت ضروری آلہ ہے جس کے ذریعہ سے بعض امراض کی تشخیص ہو سکتی ہے ایک اور آلہ تصویر کا نکلا ہے جس کے ذریعہ سے انسان کی تمام ہڈیوں کی تصویر کھینچی جاتی ہے اور وَجَعُ الْمَفَاصِلِ وَنَقْرَسٍ وَغَيْرِهِ امراض کی تشخیص کے لئے اس آلہ کے ذریعہ سے تصویر کھینچتے ہیں اور مرض کی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔ ایسا ہی فوٹو کے ذریعہ سے بہت سے علمی فوائد ظہور میں آئے ہیں۔ چنانچہ بعض انگریزوں نے فوٹو کے ذریعہ سے دنیا کے کل جانداروں یہاں تک کہ طرح طرح کی ٹڈیوں کی تصویریں اور ہر ایک قسم کے پرند اور چرند کی تصویریں اپنی کتابوں میں چھاپ دی ہیں۔

جس سے علمی ترقی ہوئی ہے۔ پس کیا گمان ہو سکتا ہے کہ وہ خدا جو علم کی ترغیب دیتا ہے وہ ایسے آلہ کا استعمال کرنا حرام قرار دے جس کے ذریعہ سے بڑے بڑے مشکل امراض کی تشخیص ہوتی ہے اور اہل فراست کے لئے ہدایت پانے کا ایک ذریعہ ہو جاتا ہے۔ یہ تمام جہالتیں ہیں جو پھیل گئی ہیں۔ ہمارے ملک کے مولوی چہرہ شاہی سکہ کے روپیہ اور دوئیاں اور چوئیاں اور اٹھنیاں اپنی جیبوں اور گھروں میں سے کیوں باہر نہیں پھینکتے۔ کیا ان سکوں پر تصویریں نہیں، افسوس کہ یہ لوگ ناحق خلاف معقول باتیں کر کے مخالفوں کو اسلام پر ہنسی کا موقع دیتے ہیں۔ اسلام نے تمام لغو کام اور ایسے کام جو شرک کے مؤید ہیں حرام کئے ہیں نہ ایسے کام جو انسانی علم کو ترقی دیتے اور امراض کی شناخت کا ذریعہ ٹھہرتے اور اہل فراست کو ہدایت سے قریب کر دیتے ہیں۔“

(براہین احمدیہ جلد پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 365-367)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ تصویر کھنچوانے کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؒ کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ

”حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود اپنی تصویر کھنچوائی لیکن جب ایک کارڈ آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا (پوسٹ کارڈ تھا) جس پر آپ کی تصویر تھی تو آپ نے فرمایا کہ اس کی اجازت نہیں دی جاسکتی اور جماعت کو ہدایت فرمائی کہ کوئی شخص ایسے کارڈ نہ خریدے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ آئندہ کسی نے ایسا کرنے کی جرأت نہ کی۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 14 صفحہ 214)۔ لیکن آجکل پھر بعض جگہوں پر بعض ٹویٹس (Tweets) میں، واٹس ایپ (WhatsApp) پر میں نے دیکھا ہے کہ لوگ کہیں سے یہ پرانے کارڈ نکال کر یا پھر انہوں نے اپنے بزرگوں سے لئے یا بعضوں نے پرانی کتابوں کی دوکانوں سے خریدے اور پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تو یہ غلط طریق ہے اس کو بند کرنا چاہئے۔ تصویر آپ نے اس لئے کھنچوائی تھی کہ دور دراز کے لوگ اور خاص طور پر یورپین لوگ جو چہرہ شناس ہوتے ہیں وہ آپ کی تصویر دیکھ کر سچائی کی تلاش کریں گے، اس کی جستجو کریں گے لیکن جب آپ نے دیکھا کہ لوگ کارڈ پر تصویر شائع کر کے یہ کاروبار کا ذریعہ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں یا کہیں بنانہ لیں اور جب آپ نے محسوس کیا کہ اس سے بدعت نہ پھیلنی شروع ہو جائے، یہ بدعت پھیلنے کا ذریعہ نہ بن جائے تو آپ نے سختی سے اس کو روک دیا بلکہ بعض جگہ آپ نے فرمایا کہ ان کو ضائع کروا دیا جائے۔ پس وہ بعض لوگ جو تصویروں کا کاروبار کرتے ہیں، جنہوں نے تصویروں کو کاروبار کا ذریعہ بنایا ہوا ہے اور بے انتہا قیمتیں اس کی وصول کرتے ہیں ان کو توجہ کرنی چاہئے۔ پھر بعض ایسے بھی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر میں بعض رنگ بھر دیتے ہیں حالانکہ کوئی coloured تصویر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نہیں ہے۔ یہ بھی بالکل غلط چیز ہے اس سے بھی احتیاط کرنی چاہئے۔ اسی طرح خلفاء کی تصویروں کے غلط استعمال ہیں ان سے بھی بچنا چاہئے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 18 مارچ 2016ء)

سامعین! رہا تصویر اور فوٹو میں فرق۔ تصویر وہ ہے جو مصور یا پیئنٹر اصل فوٹو کے نقش اپنی مہارت سے اپنے ہاتھ سے بناتا ہے۔ بعض مصور بڑی خوبصورتی سے، اپنی ماہرانہ دستکاری اور آرتس سے اصل فوٹو کے قریب قریب تصویر بنا دیتے ہیں۔ اور آج کل یہ فن اور آرٹ دنیا بھر میں مشہور و معروف ہے۔ اسے اسلام نے منع قرار دیا ہے۔ اس حوالہ سے اللہ تعالیٰ نے خود کو مصور کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے مقابل پر کوئی اور مصور نہیں ہو سکتا۔ جبکہ فوٹو تو ایک عکس ہے جو انسان، حیوان یا کسی چیز کو کیمرے کی آنکھ سے فلما یا جاتا ہے۔ جو آس وقت تک جائز ہے جب تک اس پر پنسل یا قلم سے قلم کشائی نہ کی ہو۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خود کو ”مصور“ قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:

هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ (الحشر: 25)

قرآن مجید میں حضرت سلیمانؑ کے محل میں لکھا ہے:

يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِنْ مَّحَارِبٍ وَتَسَابِئٍ وَتَبَارِئٍ وَجَفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُورٍ رَاسِيَاتٍ اعْمَلُوا آلَ دَاوُدَ سُكْرًا أَوْ قَلِيلًا مِنْ عِبَادِيَ الشَّاكِرِينَ (سبا: 14)

اس آیت کا ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا تو ہم تقریر کے آغاز پر سن آئے ہیں۔ جماعت سے باہر تفسیر حسینی الموسومہ بہ قادری میں یہ ترجمہ لکھا ہے۔
 ”کام بناتے تھے جن سلیمان (علیہ السلام) کے واسطے جو چاہتے تھے سلیمان اور دالان اچھے اور دیواریں خوب... اور بناتے تھے مور تیں اور فرشتوں اور انبیاء کی صورتیں
 اس وضع پر کہ جس پر نہ کہ عبادت کے وقت رہتے تھے تاکہ لوگ ان تصویروں کو دیکھ کر اسی صورت میں عبادت کریں اور بناتے تھے حضرت سلیمان کے واسطے لکڑی
 وغیرہ سے کا سے۔ بڑے حوضوں کے مثل اور دیگیں اونچی اونچی... کہا ہم نے کہ نیک کام کرو۔ اے آل داؤد! واسطے شکر ان نعمتوں کے ثابت ہیں۔“

(تفسیر قادری المعروف تفسیر حسینی اردو جلد 2 صفحہ 279)

امام رازی تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم پر ایک ”تابوت“ نازل فرمایا جس میں حضرت آدم کی اولاد میں ہونے والے سب نبیوں کی تصویریں تھیں۔ پس وہ صندوق اولاد آدم میں بطور ورثہ چلتا آیا۔ یہاں تک کہ حضرت یعقوب تک پہنچا۔“

(تفسیر کبیر امام رازی جلد 2 صفحہ 436 مصری)

اصل بات یہ ہے کہ ”تصویر“ اور ”فوٹو“ میں باریک امتیاز ہے۔ ممنوع ”تصویر“ ہے فوٹو نہیں تصویر سے مراد بھری ہوئی ”سورۃ“ یعنی ”بُت“ ہے۔ فوٹو درحقیقت
 ”تصویر“ نہیں بلکہ ”عکس“ ہوتا ہے اور فوٹو گرافی کو ”عکاسی“ کہتے ہیں۔ چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت ابو طلحہ کی مندرجہ ذیل تشریح درج ہے۔
 ”اِنَّهُ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَايِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ يُرِيدُ التَّشَابُهَ الَّذِي فِيْهَا الْاَزْوَاجُ“

(بخاری جلد 3 صفحہ 8 مطبع عثمانیہ مصر)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا کہ فرشتے اس مکان میں داخل نہیں ہوتے جس میں کُتیا تصویر ہو۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد لفظ ”تصویر“
 سے وہ بُت ہیں جن کے بارے میں مشرکین کا عقیدہ تھا کہ ان میں روحیں ہیں۔

سامعین! ایک شخص نے حضرت مصلح موعودؑ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فوٹو کا ذکر کیا اور عرض کیا لوگ کہتے ہیں یہ بُت پرستی ہے؟ اس کے جواب میں آپؑ
 نے فرمایا کہ

”کیا بُت پرستی؟ کیا کسی کی شکل دیکھنا بُت پرستی ہے۔ رہا یہ امر کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت ایسا نہیں ہوا اس وقت تو یکسرہ ایجاد بھی نہیں ہوا تھا۔ رسول کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے جس چیز سے منع کیا ہے وہ فوٹو نہیں بلکہ تصویر ہے۔ مصوّر انسانی جذبات کا اظہار تصویر میں دکھاتا ہے مگر فوٹو گرافر صرف شکل دکھاتا ہے۔ اس میں
 باطنی جذبات کا اظہار نہیں ہوتا۔ انبیاء کی تصویر اسی لیے ناجائز ہے کہ انبیاء کا کیر کیٹر اپنے اندر گونا گوں خصوصیات رکھتا ہے اور ممکن ہی نہیں کوئی مصوّر ان کا نقشہ تصویر
 میں دکھاسکے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر نہیں بلکہ فوٹو ہے اور یہ محض شکل ہے۔ مصوّر کی غرض یہ ہوتی ہے کہ تصویر کے چہرے پر ایسے اثرات ڈالے جس
 سے اس انسان کے اخلاق پر روشنی پڑے اور انبیاء کے باطنی کمالات کا اظہار کوئی مصوّر نہیں کر سکتا۔ بالکل ممکن ہے ایک مصوّر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر
 کھینچے مگر آپ کے چہرے پر وحشت کا اثر ڈالے وہ تصویر تو ہوگی مگر لوگوں کے دلوں میں اس سے نفرت پیدا ہوگی۔ حدیث میں جو تصویر کا ذکر آتا ہے اس سے مصوّر کی
 بنائی ہوئی تصویر ہی مراد ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فوٹو آپ کی صورت کا عکس ہے اور عکس کو تو وہابیوں نے بھی جائز تسلیم کیا ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے شیشہ
 میں انسان اپنی شکل دیکھے اور اگر عکس ناجائز ہے تو پھر شیشہ دیکھنا بھی جائز نہیں ہونا چاہئے۔ اسی طرح پانی میں بھی عکس آجاتا ہے مگر اسے کوئی ناجائز نہیں کہتا۔ ان میں
 اور فوٹو میں فرق صرف یہ ہے کہ فوٹو تو انسان کی شکل محفوظ رکھتا ہے مگر شیشہ یا پانی کا عکس محفوظ نہیں رہتا۔“

(الفضل 14 اپریل 1931 صفحہ 6:5۔ ماخوذ از فرمودات مصلح موعودؑ بارہ فقہی مسائل)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان فرمودات سے فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔ آمین

(بتعاون: نصیر احمد باجوہ: جرمنی)

